تبصرہ نگار: ع ۔ غ

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

احسان الودود شرح سنن ابی داؤد مؤلف: اختر حسین بہاولپوری ناشر: مکتبۃ الاحسان کراچی، صفحات: 756، قیمت: درج نہیں۔

احادیث نبویہ کی جمع وتدوین میں ائمہ حدیث نے جس محنت، عرق ریزی، جانفشانی اور جانثاری سے کام لیا ہے وہ بے نظیر ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ کا ایک روشن اور حسین باب بھی ہے، پھر بعض کتب حدیث کو اپنی ثقاہت، معیار اور بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے وہ مقام حاصل ہے جو احادیث کی دوسری تمام کتابوں سے ان کو ممتاز کردیتا ہے، امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث رحمہ اللہ کی کتاب ''سنن ابی داؤد'' کا شمار بھی احادیث کی ان بلند پایہ کتب میں ہوتا ہے۔

''سنن ابی داؤد'' اپنی اہمیت وافادیت کی بناء پر وقت تالیف سے علمی حلقوں کی منظور نظر رہی ہے۔ علامہ خطابی، امام منذری، علامہ ابن قیم، امام نووی، علامہ سیوطی، علامہ بدرالدین عینی اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے علاوہ ممتاز مقام ومرتبہ کی حامل کئی شخصیات نے اس کی شروحات لکھی ہیں، عربی کے علاوہ اردو میں بھی اس پر کام ہو چکا ہے۔

''احسان الودود'' کے نام سے زیر نظر شرح بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل جناب اختر حسین بہاولپوری کی تالیف کردہ ہے، ہمارے سامنے اس کی جلد اول ہے جو کتاب الطہارت سے کتاب المناسک تک ہے، کتاب کی ابتداء میں انتساب، عرض حال اور کئی علمی شخصیات کی تقاریظ ہیں۔ کام کی نوعیت یہ ہے کہ ہر کتاب کی ابتداء میں فقہی مسائل کا خلاصہ اور آخر میں اس سے متعلق جدید فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے، حدیث کی تشریح میں مختصر متن، مفہوم اور آخر میں اس سے متعلق مباحث کا بیان ہوتا ہے اور ہر بات کو تقریباً بحوالہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں اردو تعبیرات اور کمپوزنگ کی انتہائی سنگین غلطیاں ہیں، اردو طرز واسلوب سے ناواقفیت ''انتساب'' و ''عرض حال'' میں بھی واضح جھلکتی ہے۔ مثال کے طور پر ''عرض حال'' میں مؤلف رقمطراز ہیں:

''بہرحال اکابر علمائے کرام (متقدمین ومتأخرین) کی ایک اچھی خاصی جماعت نے اس کتاب کی شرح میں دلچسپی لی ہے اور شرح کی ہے، ان میں سے ہر ایک ان اسرار کو جو اس کتاب میں موجود ہیں بیان کرنے میں بعض اکابر حضرات نے ایجاز اور دوسرے بعض اسلاف نے اختصار سے کام لیا ہے''

یہ ایک مہمل جملہ ہے، کیونکہ ایجاز واختصار، ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے، ایک اور جگہ کہتے ہیں:

''رب کریم کا کیسے شکر ادا کروں کہ انہوں نے مجھ جیسے طالب علم پر اہل علم ونظر کی کثیر تعداد کو مجھ پر ایسے مہربان فرمادیا جیسے کسی اجنبی ومسافر پر سایہ شجر مہربان ہوتا ہے''